ترک القرأۃ خلف الامام

امام کے پیچھے قرارت نہیں کرنی چاہیئے

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۷۵ :- ۲۰۴

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔

۱- عن یُسَیْرِ بن جابر قال صلی ابن مسعود فسمع ناسا یقرؤن مع الامام فلما انصرف قال اَمَا آنَ لکم ان تفقهوا اَمَا آنَ لکم ان تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا کما امرکم اللّٰہ۔

(تفسیر طبری ج۹ ص۱۱۰)

حضرت یسیرؒ بن جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو امام کے ساتھ قرارت کرتے سنا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو۔ جب قرآن کریم کی قرأۃ ہوتی ہو تو تم اسکی طرف

توجہ کرو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

۲۔ عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی فی الصلوٰة المفروضة

(کتاب القراءة للبیہقی ص۸۸)

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد واذا قرئ القرآن الآیۃ کے متعلق مروی ہے کہ یہ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۳۔ عن ابن عمر قال کانت بنو اسرائیل اذا قرأت ائمتهم جاوبوهم فکره الله ذالك لهذه الامة قال واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا۔ (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ج ۳ ص۱۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے امام جب قرأت کرتے تھے تو بنی اسرائیل ان کی مجاوبت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ کام اس اُمت کے لیے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو۔

۴۔ عن عبد الله بن المغفل فی هذه الآیة واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا قال فی الصلوٰة۔

(کتاب القراءة للبیہقی ص۸۸)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ آیت کریمہ واذا قرئ القرآن کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قال ابن تیمیة الحرانی " وذکر احمد بن حنبل الاجماع

علی انها نزلت فی ذالك (فی الصلوٰة) وذکر الاجماع علی انه لا تجب القراءة علی المأموم حال الجهر

(فتاویٰ کبریٰ ج ۲ ص۱۶۸)

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ یہ آیت (واذا قرئ القرآن الآیۃ) نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے نیز اس پر بھی اجماع نقل کیا ہے کہ جب امام اونچی آواز سے قرأت کر رہا ہو تو مقتدی پر قرأت واجب نہیں ہے۔

۵۔ عن ابی موسی الاشعری قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبنا فبین لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین الحدیث (بروایت الجریر عن سلیمان عن قتادة) (مسلم ج ۱ ص۱۷۴)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی اور نماز کا طریقہ بتلایا اور یہ فرمایا کہ نماز پڑھنے سے قبل اپنی صفوں کو درست کرلو، پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۶۔ عن ابی موسیٰ قال علمنا رسول الله صلی الله

علیہ وسلم قال اذا قمتم الی الصلوٰۃ فلیؤمکم احدکم واذا قرأ الامام فانصتوا۔ (مسند احمد ج ۴ ص۴۱۵)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی، فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب وہ امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

۷۔ عن حطان بن عبد اللہ ان ابا موسیٰ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمنا سنتنا وبین لنا صلوٰتنا فقال اذا کبر الامام فکبروا واذا قرأ فانصتوا۔ (صحیح ابی عوانۃ ج ۲ ص۱۳۳)

حضرت حطان بن عبداللہؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا اور سنت کی تعلیم دی اور نماز کا طریقہ بتلایا اور فرمایا کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر ——— کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

۸۔ عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ الامام فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین۔

(صحیح ابی عوانۃ ج ۲ ص۱۳۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غیر

المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۹۔ عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ الامام فانصتوا فاذا کان عند القعدۃ فلیکن اول ذکر احدکم التشہد۔

(ابن ماجہ ص۶۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو پھر جب قعدہ میں بیٹھے تو تم میں سے ایک کا پہلا ذکر تشہد ہونا چاہیئے۔

۱۰۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللّٰھم ربنا لک الحمد۔ (نسائی ج ۱ ص۱۰۱)

ومصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص۳۷۷۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے، تو تم خاموش رہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔

۱۱۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا (نسائی ج ۱ ص۱۰۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۲- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین، الحدیث۔

(ابن ماجہ ص۶۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۱۳- عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین، الحدیث۔ (مسند احمد ج ۲ ص۳۷۶)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام اسی لیے (مقرر) ہوتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرارت کرے تو تم خاموش رہو اور جب

وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۱۴- عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قرأ الامام فانصتوا۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۱۳)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب امام قرارت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۵- عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوٰۃ الظھر فقرأ معہ رجل من الناس فی نفسہ فلما قضی صلاتہ قال ھل قرأ معی منکم احد قال ذالک ثلثا فقال لہ الرجل نعم یا رسول اللہ انا کنت اقرأ بسبح اسم ربک الاعلیٰ قال مالی انازع القرآن اما یکفی احدکم قراءۃ امامہ انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا قرأ فانصتوا۔

(کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۱۴)

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک صاحب اپنے جی ہی جی میں آپ کے ساتھ قرأت کرنے لگے۔ نماز پوری ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرارت کی ہے۔ تین دفعہ آپ نے یہ سوال کیا، ایک صاحب بولے جی ہاں یا رسول اللہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا ہو گیا کہ مجھے قرآن کی قرأت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے کیا

تمہیں امام کی قراءۃ کافی نہیں ہے۔ امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے لہٰذا جب وہ قرائت کرے تو تم خاموش رہا کرو۔

۱۶۔ عن عطاء الخراسانی قال کتب عثمان رضی اللہ عنہ الی معاویۃ رحمہ اللہ اذا قمتم الی الصلوۃ فاستمعوا وانصتوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمنصت الذی لا یسمع مثل اجر السامع المنصت۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۱۵)

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور خاموش رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خاموش رہے اور اسے سنائی نہ دے اس کے لیے ایسا ہی اجر ہے جیسا اس شخص کے لیے جسے سنائی دے اور وہ خاموش رہے۔

۱۷۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ خلف الامام ام انصت قال لا بل انصت فانہ یکفیک۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۶۳)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ میں امام کے پیچھے قرائت کروں یا خاموش رہوں۔ آپ نے فرمایا خاموش رہو کیونکہ تمہیں امام کی قرائت ہی کافی ہے۔

۱۸۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف

من صلوٰۃ جہر فیہا بالقرأۃ فقال ھل قرأ معی منکم احد آنفا فقال رجل نعم انا یا رسول اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول مالی انازع القرآن فانتہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما جہر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ حین سمعوا ذالک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (موطا امام مالک ص۶۵)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرائت کی ہے؟ ایک صاحب بولے جی ہاں یا رسول اللہ میں نے قرائت کی ہے۔ حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبھی تو میں (اپنے جی میں) کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کریم کی قرائت میں منازعت کیوں ہو رہی ہے، اس ارشاد کے بعد جن نمازوں میں آپ جہر سے قرائت کیا کرتے تھے لوگوں نے آپ کے پیچھے قرائت ترک کر دی تھی۔

۱۹۔ ثنا سفیٰن بن عیینۃ عن الزہری عن ابن اکیمۃ قال سمعت ابا ہریرۃ یقول صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ صلوٰۃ نظن انہا الصبح فقال ھل قرأ منکم من احد قال رجل انا قال انی اقول مالی انازع القرآن (ابن ماجہ ص۶۱)

ابن اکیمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے

ہوئے سُنا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائی ۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی ۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی ہے ۔ ایک صاحب بولے میں نے کی ہے ۔ آپ نے فرمایا میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ قرآنِ کریم کی قرأت میں منازعت کیوں کی جارہی ہے ۔

۲۰ ۔ ثنا معمر عن الزهری عن ابن اکیمة عن ابی هریرة قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه وزاد فیه قال فسکتوا بعد فیما جهر فیه الامام ۔ (ابن ماجہ ص۶۱)

معمرؒ بروایت زہریؒ ابن اکیمہ سے روایت کرتے ہیں اور اکیمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کے بعد ان نمازوں میں خاموشی اختیار کرلی جن نمازوں میں امام جہر سے قرأت کرتا ۔

۲۱ ۔ عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلاة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم آنفا فقال رجل نعم یارسول الله قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یجهر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

من الصلوٰة بالقراءة حین سمعوا ذالك من رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ (ترمذی ج ۱ ص۴۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے ؟ ایک صاحب بولے جی ہاں یارسول اللہ ۔ آپ نے فرمایا جبھی تو میں (اپنے دل میں) کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کریم کی قرأت میں منازعت کیوں کی جارہی ہے ۔ اس ارشاد کے بعد جن نمازوں میں آپ جہر سے قرأت کیا کرتے تھے ۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے قرأت ترک کردی تھی ۔

۲۲ ۔ عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلاة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم آنفا فقال رجل نعم یارسول الله صلی الله علیه وسلم قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما جهر فیه النبی صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حین سمعوا ذالك من رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ (ابوداؤد ج ۱ ص۱۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں

سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک صاحب بولے جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جبھی تو میں کہوں کہ قرآن کریم کی قرارت میں مجھ سے منازعت کیوں کیجا رہی ہے۔ اس ارشاد کے بعد جن نمازوں میں آپ جہر سے قرأت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے قرأت ترک کردی تھی۔

۲۳۔ عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم آنفا قال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول مالي انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوة حين سمعوا ذالك۔ (نسائی ج ۱ ص ۱۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک صاحب بولے جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جبھی تو میں کہوں کہ قرآن کریم کی قرأت میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ اس ارشاد کے بعد جن نمازوں میں آپ جہر سے قرارت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے قرأت ترک کردی تھی۔

۲۴۔ عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجعل رجل يقرأ خلفه بسبح

اسم ربك الاعلى فلما انصرف قال ايكم قرأ او ايكم القارى قال رجل انا فقال قد ظننت ان بعضكم خالجنيها۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۲)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک صاحب آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھنے لگے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کس نے قرارت کی ہے یا تم میں سے کون قاری ہے۔ ایک صاحب بولے میں۔ آپ نے فرمایا مجھے خیال ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھے خلجان میں ڈال رہا ہے۔

۲۵۔ عن عمران بن حصين قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقرأ رجل خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما صلى قال من قرأ بسبح اسم ربك الاعلى قال رجل انا قال قد علمت ان بعضكم قد خالجنيها۔ (نسائی ج ۱ ص ۱۰۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ایک صاحب نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا سبح اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھی ہے ایک صاحب بولے میں نے آپ نے فرمایا میں نے جانا تم میں سے کوئی مجھے قرأت میں الجھا رہا ہے۔

۲۶۔ عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الظهر او العصر ورجل يقرأ خلفه

فلما انصرف قال ایکم قرأ بسبح اسم ربك الاعلیٰ
قال رجل من القوم انا ولم ارد بها الا الخیر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد عرفت ان
بعضکم قد خالجینها۔ (نسائی ج ۱ ص۱۰۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ ایک صاحب آپ کے پیچھے قرأت کرنے لگے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی ہے۔ ایک صاحب بولے میں نے، اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھے قرآن کی قرأت میں الجھا رہا ہے۔

۲۷۔ عن عبد اللہ بن بحینہ وکان من اصاب رسول اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل قرأ احد منکم معی آنفا قالوا نعم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس عن القراءۃ معہ حین قال ذالك۔ (مسند امام احمد ج ۵ ص۳۴۵)

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تب ہی تو میں (دل میں) کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کریم کی قرأت میں منازعت اور کشمکش کیوں کی جا رہی ہے۔ آپ نے

جب یہ فرمایا تو لوگوں نے آپ کے ساتھ قرأت ترک کر دی۔

۲۸۔ عن عبد اللہ (بن مسعود) قال کانوا یقرئون خلف النبی علیہ السلام فقال خلطتم علیّ القرآن۔

(الجوہر النقی ج ۲ ص۱۶۲، طحاوی ج ۱ ص۱۴۹)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم نے مجھ پر قرآن مجید کی قرأت خلط ملط کر دی ہے۔

۲۹۔ عن جابر بن عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ الظہر او العصر فلما انصرف قال من قرأ خلفی بسبح اسم ربك الاعلیٰ فلم یتکلم احد فردد ذالك ثلثا فقال رجل انا یا رسول اللہ قال لقد رأیتك تخالجنی او قال تنازعنی القرآن من صلی منکم خلف امام فقراءتہ لہ قراءۃ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۲۵)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میرے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھی ہے؟ کوئی نہ بولا، آپ نے تین دفعہ یہ سوال کیا، ایک صاحب بولے میں نے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ تو مجھے قرأت قرآن کے متعلق خلجان میں ڈال رہا ہے یا فرمایا کہ کش مکش میں ڈال رہا ہے۔ تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

۳۰۔ عن جابر بن عبد الله ان رجلا قرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم فی الظهر او العصر فاومی الیه رجل فنهاه فلما انصرف قال اتنهانی ان اقرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم فتذاکرا ذالك حتی سمع النبی صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی خلف الامام فان قراءته له قراءة۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۲۶)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قرأت کی، اثناء نماز میں ایک آدمی نے اشارہ سے اس کو قرأت سے منع کیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو قرأت کرنے والے نے منع کرنے والے سے کہا کہ تم مجھے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قرأت کرنے سے کیوں روکتے ہو؟ وہ دونوں یہ باتیں کر رہے تھے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی گفتگو سن لی اور ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۳۱۔ عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة۔ (موطا امام محمد ص۹۵)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأت ہے۔

۳۲۔ عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل من کان له امام فقراءته له قراءة۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۱ ص۳۷۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قرأۃ ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

۳۳۔ عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراءة

(مسند احمد بن منیع بحوالہ فتح القدیر ج۱ ص۲۹۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

۳۴۔ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراءة۔

(کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

۳۵۔ عن عبد الله بن شداد بن الهاد قال ام رسول الله علیه وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفه فغمزه الذی یلیه فلما ان صلی قال لِمَ غمزتنی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد امك فکرهت ان تقرأ خلفه فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم

فقال من کان له امام فان قراءته له قراءة ۔

(موطا امام محمد ص۹۸)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں امامت کرائی، اور ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرارت کی، جو نمازی اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے اس کا ذرا بدن دبایا تاکہ یہ قرأت سے باز آجائے۔ جب نماز ہو چکی تو اس نے کہا کہ تم نے مجھے کیوں دبایا تھا؟ منع کرنے والے نے کہا کہ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ وسلم آگے قرارت کر رہے تھے۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ تم بھی قرارت کرو۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں کی باتیں سن کر ارشاد فرمایا جس نے امام کی اقتدار کی تو امام کی قرارت ہی مقتدی کی قرارت ہے۔

۳۶- عن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افی کل صلاۃ قراءۃ قال نعم فقال رجل من الانصار وجبت ھٰذہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت اقرب القوم الیہ ما اری الامام اذا ام القوم الا کفاھم،

(دارقطنی ج ۱ ص۳۳۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، کیا ہر نماز میں قرارت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، ایک انصاری بولے پھر تو قرارت ضروری ہو گئی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام اہل مجلس میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میں تھا۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میں تو یہی جانتا ہوں کہ امام کی قرارت مقتدیوں کو کافی ہے

۳۷- عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان له امام فقراءۃ الامام له قراءۃ ۔

(کتاب القراءۃ ص۱۷۰)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کی اقتدار کی تو امام کی قرارت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

۳۸- عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان له امام فان قراءۃ الامام لہٗ قراءۃ

(کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرارۃ ہی اس کی قرارۃ ہے۔

۳۹- عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفیك قراءۃ الامام خافت او جھر

(دارقطنی ج ۱ ص۳۳۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تجھے امام کی قرارۃ کافی ہے چاہے وہ آہستہ آواز سے قرارت کرے یا اونچی آواز سے،

۴۰- عن انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال من کان له امام فقراءة الامام له قراءة ۔

(کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۵۳)

۴۱۔ عن انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ ثم اقبل بوجهه فقال اتقرءون والامام یقرأ فسکتوا فسألهم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا ۔ (طحاوی ج ۱ ص۱۵۰ وکتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائی (نماز سے فارغ ہوکر) آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم قرارت کرتے ہو جبکہ امام قرارت کر رہا ہوتا ہے ۔ صحابہ کرام چپ رہے ، آپ نے تین بار یہی سوال کیا تو صحابہ کرام بولے کہ ہم ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسے مت کرو ۔

۴۲۔ عن النواس بن سمعان قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الظهر وکان عن یمینی رجل من الانصار فقرأ خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی یساری رجل من مزینة یلعب بالحصا فلما قضی صلوته قال من قرأ خلفی قال الانصاری انا یا رسول اللہ قال فلا تفعل من کان له امام فان قراءة الامام له قراءة وقال للذی یلعب بالحصا هذا حظك من صلوتك (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۷۰)

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی ۔ میری داہنی طرف ایک انصاری صحابی تھے ۔ انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قرأت کی اور میری بائیں جانب قبیلہ مزینہ کے ایک صاحب تھے جو کنکریوں سے کھیل رہے تھے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ میرے پیچھے کس نے قرارت کی ہے ۔ انصاری بولے میں نے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ جو امام کی اقتداء کرے ، تو امام کی قرارت ہی مقتدی کی قرارت ہوتی ہے ، جو صاحب کنکریوں سے کھیل رہے تھے ان سے فرمایا تمہیں نماز سے یہی حصہ ملا ہے ۔

۴۳۔ عن یحیی بن عبد اللہ بن سالم العمری ویزید بن ابی عیاض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان منکم له امام فائتم به فلا یقرأن معه فان قراءته له قراءة ۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۸۳)

یحیی بن عبد اللہ اور یزید بن ابی عیاض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے امام ہو اور وہ اس امام کی اقتدار کرے تو مقتدی اس کے ساتھ ہرگز قرأت نہ کرے کیونکہ امام کی قرأت ہی اس کی قرارت ہے ۔

۴۴۔ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام ۔ (طحاوی ج ۱ ص۱۴۹ ، مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص۱۷۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے نماز کی کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

۴۵۔ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوٰۃ لا یقرأ فیھا بام الکتاب فھی خداج الا وراء الامام۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۳۶، دارقطنی ج ۱ ص۳۲۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔

۴۶۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلاۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فلا صلاۃ لہ الا وراء الامام (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۷۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نہیں ہوتی سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔

۴۷۔ عن بلال قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اقرأ خلف الامام۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۷۵)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں امام کے پیچھے قرأت نہ کروں۔

۴۸۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ما کان من صلاۃ یجھر فیھا الامام بالقراءۃ فلیس لاحد ان یقرأ معہ۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۲۲)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نماز میں امام جہر سے قرارت کرتا ہو اس میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ امام کے ساتھ قرارت کرے۔

۴۹۔ عن ابی ھریرۃ (رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلاۃ لا یقرأ فیھا بام الکتاب فھی خداج الا صلاۃ خلف امام۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۷۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتی ہے سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے۔

۵۰۔ عن الشعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قراءۃ خلف الامام۔ (دارقطنی ج ۱ ص۳۲۰)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے پیچھے قرارت جائز نہیں۔

۵۱۔ عن ابن عباس قال لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی مات فیہ کان فی بیت عائشۃ فقال ادعوا لی علیا قالت عائشۃ ندعوا لک ابا بکر قال ادعوہ قالت حفصۃ یا رسول اللہ ندعوا لک عمر قال ادعوہ قالت ام الفضل یا رسول اللہ ندعوا لک العباس قال نعم

فلما اجتمعوا رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأسہ فنظر فسکت فقال عمر قوموا عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء بلال یؤذنہ
بالصلوٰۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت
عائشۃ یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل رقیق حصر
ومتی لا یراک یبکی والناس یبکون فلو امرت
عمر یصل بالناس فخرج ابو بکر فصلی بالناس
فوجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ
خفۃ فخرج یھادی بین رجلین ورجلاہ
تخطان فی الارض فلما رآہ الناس سبحوا ابا بکر
فذھب لیتأخر فاومی الیہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ای مکانک فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فجلس عن یمینہ وقام ابو بکر وکان
ابو بکر یأتم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس
یأتمون بابی بکر قال ابن عباس واخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القراءۃ من حیث کان
بلغ ابو بکر الحدیث،

(ابن ماجہ ص۸۸، طحاوی ج ۱ ص۲۷۶، مسند احمد ج ۱ ص۲۳۲، دارقطنی ج ص۳۹۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آپ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں تھے۔ آپ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضؓ

بولیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا دیں۔ آپ نے فرمایا بلا دو حضرت حفصہ رضؓ بولیں یا رسول اللہ عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بلالیں، آپ نے فرمایا بلالو۔ حضرت اُمِّ فضل بولیں یا رسول اللہ عباس رضؓ کو بھی بلالیں آپ نے فرمایا ہاں، جب یہ سب حضرات جمع ہو گئے تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش رہے۔ حضرت عمر رضؓ کہنے لگے اس وقت آپ کے پاس سے اُٹھ جاؤ پھر حضرت بلال رضؓ نے آکر آپ کو نماز کی اطلاع کی، آپ نے فرمایا ابوبکر رضؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضؓ بولیں یا رسول اللہ ابوبکر رضؓ بہت نرم دل ہیں۔ جب آپ کو نہیں دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رو دیں گے۔ اگر عمر رضؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو اچھا ہو، لیکن حضرت ابوبکر رضؓ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیف میں کچھ تخفیف محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے پاؤں سے زمین میں لکیریں پڑ رہی تھیں، جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو (حضرت ابوبکر رضؓ کو متنبہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہا، حضرت ابوبکر رضؓ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ہی ٹھہرو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس پہنچے اور آپ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کھڑے ہو کر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار کرنے لگے اور لوگ حضرت ابوبکر رضؓ کی اقتدار کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ اسی

جگہ سے شروع فرمائی جس جگہ حضرت ابوبکرؓ پہنچے تھے۔

۵۲۔ عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال. اذا قال القارى غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال من خلفه آمين فوافق قوله قول اهل السماء غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قاری غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے اور اس کے پیچھے اس کا مقتدی آمین کہتا ہے اور مقتدی کا قول اہل آسمان کے قول کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۵۳۔ عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال اذا اَمَّنَ القارى فَاَمِّنُوْا فان الملئكة تؤمن فمن وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۴۷ و نسائی ج ۱ ص ۱۰۱، ابن ماجہ ص ۶۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جاتی ہے اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۵۴۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين

فقولوا آمين فان الملئكة تقول آمين وان الامام يقول آمين فمن وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (نسائی ج ۱ ص ۱۰۱ دارمی ج ۱ ص ۲۲۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے سو جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جاتی ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۵۵۔ عن الحسن عن ابی بكرة انه انتهى الى النبی صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل ان يصل الى الصف فقال زادك الله حرصا ولا تعد۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۸)

حضرت حسن بصریؒ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس (مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں) پہنچے تو آپ رکوع میں جا چکے تھے چنانچہ یہ صف میں ملنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے (اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے صف میں مل گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی کرنے پر اور حریص کرے پھر ایسا نہ کرنا۔

۵۶۔ عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابوبكر وعمر وعثمان يفتتحون القراءة بالحمد

للہ رب العٰلمین ۔ (ترمذی ج ا ص۵۷ ، ابوداود ج ا ص۱۱۴ نسائی ص۱۰۴ ج ۱)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم قراءۃ الحمد للہ رب العٰلمین سے شروع کرتے تھے۔

۵۷۔ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العٰلمین ۔ الحدیث (ابوداود ج ا ص۱۱۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اللہ اکبر کہہ کر شروع فرماتے تھے اور قراءت الحمد للہ رب العٰلمین سے۔

۵۸۔ عن عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدًا قال سفیان لمن یصلی وحدہ

(ابوداود ج ا ص۱۱۹)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز جائز نہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ مزید کچھ اور نہ پڑھے ۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

قال الامام الترمذی وامّا احمد بن حنبل فقال معنیٰ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب اذا کان

وحدہٗ

(ترمذی ج ا ص۷۱)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کہ اس کی نماز جائز نہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ قراءت نہ کرے کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا کہنا ہے کہ یہ اس وقت ہے جب کہ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

خلفاء راشدین امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کرتے تھے

عبدالرزاق عن عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القراءۃ خلف الامام قال واخبرنی اشیاخنا ان علیا قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ لہ قال واخبرنی موسی بن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر وعمر وعثمان کانوا ینھون عن القراءۃ خلف الامام۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹)

امام عبدالرزاق عبدالرحمٰن بن زیدؒ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عبدالرحمٰن بن زیدؒ فرماتے ہیں۔ مجھے بہت سے مشائخ نے خبر دی ہے کہ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہؒ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان

۱۔ عن نافع و انس بن سیرین قال قال عمر بن الخطاب تکفیک قراءۃ الامام۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

امام نافعؒ اور انس بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

۲۔ عن القاسم بن محمد قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لا یقرأ خلف الامام جھرا ولم یجھر

(کتاب ا بیہقی ص ۱۸۴)

حضرت قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے۔

۳۔ اخبرنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا۔

(موطا امام محمدؒ ص ۹۸)

محمد بن عجلانؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا کہ کاش کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔

حضرت علیؓ کا فرمان

۱۔ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ۔ (دارقطنی ج ۱ ص ۳۳۲، مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ "جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت کو کھو دیا"۔

۲۔ عن داود بن قیس عن محمد بن عجلان قال قال علی من قرأ مع الامام فلیس علی الفطرۃ۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸ و طحاوی ج ۱ ص ۱۵۰)

محمد بن عجلانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ قرأت کی وہ فطرۃ (اسلام کے طریقہ) پر نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول وعمل

۱۔ عن ابی وائل قال جاء رجل الی عبد اللہ (بن مسعود) فقال یا اباعبد الرحمٰن اقرأ خلف الامام ؟ قال انصت للقرآن فان فی الصلوٰۃ شغلا وسیکفیك ذلك الامام ، (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص۱۳۸ ، مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص۳۷۶ ، کتاب القرأت للبیہقی ص۱۴۶ ، موطا امام محمد ص۹۶)

حضرت ابووائلؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ کیا میں امام کے پیچھے قرارت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا (قرأت) کے وقت خاموش رہو کیونکہ نماز میں امام قرأت میں مشغول ہے اور تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

۲۔ عن علقمۃ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجھر فیہ و فیما یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین الحدیث (موطا امام محمد ص۹۶)

حضرت علقمہ بن قیسؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ امام کے پیچھے قرأت نہیں کیا کرتے تھے نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں نہ پہلی رکعتوں میں نہ آخری رکعتوں میں۔

۳۔ عن علقمۃ عن عبد اللہ قال لان اعض علی جمرا لغضا احب الی من ان اقرأ خلف الامام۔ (کتاب القرأت للبیہقی ص۱۴۵ وموطا امام محمد ص۹۸)

حضرت علقمہؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا مجھے جنڈ درخت کے جلتے کوئلوں کو منہ میں لے لینا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۴۔ عن علقمۃ عن ابی مسعودؓ قال لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوہ ترابا۔ (طحاوی ج ۱ ص۱۵۰ ومصنف عبدالرزاق ج ۲ ص۱۳۸)

حضرت علقمہؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کاش کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

۵۔ عن عبد اللہ بن مسعودؓ انہ قال یا فلان لا تقرأ خلف الامام الا ان یکون اماما لا یقرأ۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا او فلاں امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کر الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قرارت نہ کرتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول وعمل

۱۔ مالك عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل ھل یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قراءۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ قال وکان عبد اللہ بن عمر لا یقرأ خلف الامام (موطا امام مالک ص۶۸)

امام مالکؒ بواسطہ نافعؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ سے سوال کیا جاتا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے قرارت کر سکتا ہے تو آپ فرماتے کہ تم میں سے کوئی جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت ہی کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرارت کر لیا کرے نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے قرارت نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۔ عن نافع عن ابن عمر قال قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ۔ (مؤطا امام محمد ص۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۳۔ عن ابن عمر انہ سئل عن القراءۃ خلف الامام قال تکفیک قراءۃ الامام (مؤطا امام محمد ص۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے امام کے پیچھے قرارت کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۴۔ عن انس بن سیرین قال سألت ابن عمر اقرأ مع الامام فقال انک لفحم البطن تکفیک قراءۃ الامام۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص۱۴۰ کتاب القرأت للبیہقی ص۱۵۷)

حضرت علامہ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا کہ کیا میں امام کے ساتھ قرأت کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم تو بڑے موٹے پیٹ کے ہو تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۵۔ عن ابن عمر کان ینھی عن القراءۃ خلف الامام۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص۱۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے قرارت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۶۔ عن القاسم بن محمد قال کان ابن عمر لا یقرأ خلف الامام جھرا ولم یجھر الحدیث۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۸۴)

قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے قرارت نہیں کیا کرتے تھے خواہ امام اونچی آواز سے قرأت کرے یا نہ کرے۔

۷۔ عن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرءوا خلف الامام فی شیئ من الصلوٰت۔ (طحاوی ج ۱ ص۱۵۰)

عبیداللہ بن مقسمؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ زید بن ثابتؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے امام کے پیچھے قرارت کے بارے میں سوال کیا تو ان حضرات نے فرمایا کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

حضرت زید بن ثابتؓ کا قول وعمل

۱۔ عن عطاء بن یسار انہ اخبرہ انہ سأل زید بن ثابت عن القراءۃ مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی شیئ (مسلم ج ۱ ص۲۱۵ نسائی ج ۱ ص۱۱۱)

حضرت عطاء بن یسارؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابتؓ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا، تو

آپ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں کی جاسکتی۔

۲۔ عن زید بن ثابت قال لا یقرأ خلف الامام ان جھر ولا ان خافت۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے نہ جب کہ امام جہر سے قرارت کرے اور نہ جب کہ وہ آہستہ آواز سے قرأت کرے۔

۳۔ عن ابن زکوان عن زید بن ثابت و ابن عمر کانا لا یقرآن خلف الامام۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۷)

ابن زکوانؒ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ دونوں امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۴۔ عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثہ عن جدہ انہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ لہ۔

(مؤطا امام محمد ص ۱۰۰، مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۷)

حضرت زید بن ثابتؓ کے پوتے موسیٰ بن سعدؒ سے مروی ہے کہ ان کے دادا حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے قرارت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

۵۔ عن موسی بن سعد عن ابن زید بن ثابت عن ابیہ زید بن ثابت قال من قرأ وراء الامام فلا صلاۃ لہ۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ص ۱۸۵)

حضرت موسیٰ بن سعدؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے امام

کے پیچھے قرارت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا فرمان

۱۔ اخبرنا داود بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انہ ذکر لہ ان سعدا قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔ (مؤطا امام محمد ص ۹۸)

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی داود بن قیس فراءؒ مدنی نے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے کسی بیٹے نے ان سے ذکر کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

۲۔ عن ابی بجاد عن سعد قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جو امام کے پیچھے قرارت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان

۱۔ عن ابی حمزۃ قال قلت لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا۔ (طحاوی ج ۱ ص ۱۵۱)

ابو حمزہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا کہ کیا میں اس صورت میں قرأت کر سکتا ہوں کہ امام میرے آگے ہو۔

آپ نے فرمایا نہیں۔

۲۔ عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ قیل لہ ان ناسا یقرءون فی الظہر والعصر فقال لو کان لی علیہم سبیل لقلعت السنتہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فکانت قراءتہ لنا قراءۃ وسکوتہ لنا سکوتا۔ (طحاوی ج ۱ ص ۱۴۱)

حضرت عکرمہؒ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر و عصر میں قرأت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میرا ان پر بس چلے تو میں ان کی زبانیں کھینچ لوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کی سو آپ کی قرأت ہماری قرأت تھی اور آپ کا سکوت ہمارا سکوت تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا قول و عمل

۱۔ مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام۔

(موطا امام مالک ص ۶۶، ترمذی ج ۱ ص ۷۱)

حضرت امام مالکؒ ابو نعیم وہب بن کیسانؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

۲۔ عن جابر قال لا یقرأ خلف الامام۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے

۳۔ عن عبید اللہ بن مقسم قال سألت جابر بن عبد اللہ اتقرأ خلف الامام فی الظہر والعصر شیأ فقال لا۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۴۱)

حضرت عبید اللہ بن مقسمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ ظہر و عصر میں امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، نہیں۔

حضرت ابو درداءؓ کا فرمان

عن کثیر بن مرۃ عن ابی الدرداء قال قام رجل فقال یا رسول اللہ أفی کل صلوٰۃ قرآن قال نعم فقال رجل من القوم وجب ھذا فقال ابو الدرداء یا کثیر وانا الی جنبہ لا اری الامام اذا ام القوم الا قد کفاھم۔ (طحاوی ج ۱ ص ۱۴۸، دارقطنی ج ۱ ص ۳۳۲، مسند احمد ج ۶ ص ۴۴۸)

حضرت کثیر بن مرۃؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا ایک صاحب اُٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر نماز میں قرأت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، لوگوں میں سے ایک صاحب بولے کہ پھر تو قرأت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ اے کثیر میں اس کے پہلو ہی میں تھا۔ میں نے کہا کہ میرا خیال تو

یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے تو اس کی قرأت ہی لوگوں کو کافی ہوتی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیسؒ م ۶۸ھ کا قول وعمل

عن ابراهيم قال ما قرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه ولا فيما لا يجهر فيه ولا في الركعتين الاخريين أم القران ولا غيرها خلف الامام۔ (کتاب الآثار بروایت امام محمد ص ۲۲)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن قیسؒ نے امام کے پیچھے کبھی کسی نماز میں قرأت نہیں کی، نہ جہری نمازوں میں نہ سری میں (نہ پہلی رکعتوں میں) اور نہ پچھلی رکعتوں میں نہ سورہ فاتحہ اور نہ کوئی اور سورۃ۔

عن ابراهيم النخعي عن علقمة بن قيس قال لان اعض على جمرة احب الي من ان اقرأ خلف الامام۔ (موطا امام محمد ص ۹۸)

حضرت ابراہیم نخعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیسؒ نے فرمایا کہ میں انگارہ منہ میں لے لوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔

عن معمر عن ابي اسحق ان علقمة بن قيس قال وددت ان الذي يقرأ خلف الامام ملئ فوه قال احسبه ترابا او رضفا۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹)

ابو اسحاقؒ سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ بن قیسؒ نے فرمایا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کا منہ بھر دیا جائے ابو اسحقؒ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا منہ مٹی سے یا آگ کے انگارے سے بھر دیا جائے۔

حضرت عمرو بن میمونؒ م ۷۴ھ کا فرمان

عن مالك بن عمارة قال سألت لا ادري كم رجل من اصحاب عبد الله كلهم يقولون لا يقرء خلف امام منهم عمرو بن ميمون۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

مالک بن عمارہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بے شمار اصحاب اور تلامذہ سے جن میں عمرو بن میمونؒ بھی ہیں امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق سوال کیا تو ان سب نے جواب دیا کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیئے۔

حضرت اسود بن یزیدؒ م ۷۵ھ کا فرمان

۱- عن ابراهيم قال قال الاسود لان اعض على جمرة احب الي ان اقرأ خلف الامام اعلم انه يقرأ

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود بن یزیدؒ نے فرمایا کہ میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے منہ میں آگ کی چنگاری ڈال لوں بجائے اس کے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں جبکہ مجھے علم ہے کہ وہ پڑھتا ہے۔

۲۔ عن ابراهیم عن الاسود قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوه ترابا۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۸)

حضرت اسود بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

حضرت سوید بن غفلہؒ م ۸۱ھ کا فرمان

عن الولید بن قیس قال سألت سوید بن غفلة اقرأ خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱)

ولید بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہؒ سے سوال کیا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قرأت کر سکتا ہوں فرمایا نہیں۔

حضرت سعید بن المسیبؒ م ۹۴ھ کا فرمان

عن قتادة عن ابن المسیب قال انصت للامام

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

حضرت سعید بن المسیبؒ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے بالکل خاموشی اختیار کرو۔

حضرت سعید بن جبیر م ۹۴ھ کا فرمان

عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال سالته عن القراءة خلف الامام قال لیس خلف امام قراءة (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

ابو بشرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جا سکتی ہے؟ فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں کی جا سکتی۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ م ۹۶ھ کا فرمان

۱۔ عن مغیرة عن ابراهیم انه کان یکره القراءة خلف الامام وکان یقول تکفیك قراءة الامام

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

حضرت مغیرہؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ امام کے پیچھے قرأت کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تجھے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۲۔ عن ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم۔ (موطا امام محمدؒ ص ۹۸)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ اوّل وہ شخص جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ ایسا آدمی تھا جس پر بدعتی ہونے کا الزام لگایا گیا تھا

۳۔ عن ابراهیم قال الذی یقرأ خلف الامام شاق (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے وہ فاسق ہے۔

۴۔ عن ابراهیم قال اول ما احدثوا القراءة خلف الامام وکانوا لا یقرءون

(الجوہر النقی ج ۲ ص ۱۶۹)

حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ لوگوں نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کی بدعت ایجاد کی ہے اور وہ (صحابہ کرام اور تابعین) امام کے پیچھے قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد بن سیرینؒ م ۱۱۰ھ کا فرمان

عن محمد قال لا اعلم القراءة خلف الامام من السنة۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں امام کے پیچھے قرأت کرنے کو سنت نہیں جانتا۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ م ۱۵۰ھ کا مسلک

قال محمد لا قراءة خلف الامام فیما جهر فیه ولا فیما لم یجهر و بذالك جاءت عامة الآثار و هو قول ابی حنیفة (موطا امام محمد ص ۹۴)

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت جائز نہیں نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں اس کی تائید میں عام آثار وارد ہوئے ہیں اور یہی حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

حضرت امام محمدؒ (م ۱۸۹ھ) کا مسلک

قال محمد وبه ناخذ لا نری القراءة خلف الامام فی شیئ من الصلوٰة یجهر فیه او لا یجهر (کتاب الآثار بروایت الامام محمدؒ ص ۲۳)

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہی ہمارا مسلک ہے ہم کسی بھی نماز میں خواہ جہری ہو یا سری امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

حضرۃ امام مالکؒ (م ۱۷۹ھ) امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) امام زہریؒ (م ۱۲۵ھ) سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) سفیان بن عیینہؒ (۱۹۸ھ) اور اسحٰق بن راہویہؒ (۲۳۸ھ) کا مسلک

وجملة ذالك ان القراءة غیر واجبة علی الماموم فیما جهر به الامام ولا فیما اسر به نص علیه احمد فی روایة الجماعة وبذالك

قال الزهری والثوری وابن عیینة ومالك وابو حنیفة و اسحٰق۔ (مغنی ابن قدامۃ ج ۱ ص ۵۶۶)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مقتدی پر قرأت واجب نہیں ہے نہ جہری نمازوں میں نہ سری میں ——— امام احمدؒ نے صراحت کے ساتھ یہ بیان کیا ہے جیسا کہ علماء کی ایک جماعت نے ان سے نقل کیا ہے، اور امام زہریؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عیینہؒ، امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور اسحٰق ابن راھویہؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت امام شافعیؒ م ۲۰۴ھ کا مسلک

نحن نقول کل صلاة صلیت خلف الامام والامام یقرأ قراءة لا یسمع فیها قرأ فیها۔

(کتاب الام ج ۷ ص ۱۶۶)

اور ہم کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے اور امام ایسی قرأت کر رہا ہو جو سنی نہ جاتی ہو تو مقتدی ایسی نماز میں قرأت کرلے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ م ۵۶۱ھ کا فرمان

وکذالك ان کان ماموما ینصت الی قراءة الامام و یفهمها۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۵۹۲)

ایسے ہی اگر نماز پڑھنے والا مقتدی ہے تو اس کو امام کی قرأت کے لیے خاموش رہنا چاہیئے اور اس کی قرأت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

علامہ ابن تیمیہؒ م ۷۲۸ھ کا فیصلہ

فالنزاع من الطرفین لکن الذین ینهون عن

القراءة خلف الامام جمهور السلف والخلف
ومعهم الكتاب والسنة الصحيحة والذين
اوجبوها على الماموم فحديثهم ضعفه
الائمة ۔ (تنوع العبادات ص۸۶ بحوالہ احسن الکلام ص۱۶۵)

مسئلہ زیر بحث میں نزاع تو طرفین سے ہے لیکن جو لوگ امام کے پیچھے قرارت سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف و خلف ہیں اور ان کے ہاتھ میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ ہے اور جو لوگ امام کے مقتدی کے لیے قرارت کو واجب قرار دیتے ہیں انکی حدیث کو ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے ۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ، احادیث وآثار اور ائمہ مجتہدین کے اقوال سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے ۔

۱۔ امام کا کام قرأت کرنا ہے اور مقتدی کا کام امام کی قرأت کی طرف کان لگانا اور خاموش رہنا ہے کیونکہ اللہ تعالی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کا حکم ہے کہ جب امام قرارت کرے تو تم اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام کے پیچھے قرارت کرنے کو منازعت و مخالجت قرار دیا ہے (جو اسی صورت میں ہوتی ہے کہ امام اور مقتدی دونوں پڑھنے لگیں) اس سے بھی ثابت ہوا کہ مقتدی کا قرأت کرنا درست نہیں ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے منازعت و مخالجت نہ قرار دیتے نیز انہی احادیث سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ یہ منازعت و مخالجت فقط جہری نمازوں کے ساتھ نہیں بلکہ جہری اور سری دونوں میں ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عمران بن حصین اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی مرفوع احادیث

سے ظاہر ہے ۔

۳۔ مرض الوفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جس میں آپ نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی کیونکہ پہلے حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے ۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ مکبّر کا فریضہ انجام دینے لگے اور آپ امامت کرانے لگے اور آپ نے قرأت اس کے آگے سے شروع کی جہاں تک حضرت ابوبکرؓ کر چکے تھے اور مسند احمد کی روایت کے مطابق حضور علیہ السلام والسلام کی تشریف آوری کے وقت حضرت ابوبکرؓ سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ شروع کر چکے تھے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نماز بغیر فاتحہ کے پڑھائی اور ہے بھی یہ آپ کا آخری فعل جس کا کوئی ناسخ بھی نہیں، چودہ صدیاں گزر گئیں آج تک کسی نے نہیں کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نماز نہیں ہوئی (العیاذ باللہ) ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول اور فعل دونوں اس کی دلیل ہوئے ۔

۴۔ آمین کی احادیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام کو قاری (قرأت کرنیوالا) فرمایا نیز آپ نے حکم دیا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو ۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرأت فقط امام کا کام ہے مقتدی کا نہیں، ورنہ تو آپ اول تو سب کو قاری قرار دیتے، دوسرے

مقتدیوں سے کہتے کہ جب تم ولا الضالین کہہ چکو تو آمین کہو مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو ۔ نیز احادیث آمین سے معلوم ہو رہا ہے کہ انسان اور فرشتے آمین میں موافقت کرنے کے مامور ہیں اور یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ ملائکہ کی آمین امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کی قرأت کے بغیر ہی واقع ہوتی ہے (کیونکہ قرأت قرآن خاصۃ

انسان ہے کسی اور کو یہ حاصل نہیں) پس چاہیئے کہ مقتدیوں کی آمین بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کی قرأت کے بغیر ہی ہو تاکہ مقتدیوں اور فرشتوں کی آمین میں توافق ہو سکے ، اس بات سے بھی ثابت ہوا کہ قرأت فقط امام کا کام ہے مقتدی کا نہیں ۔[1]

۵۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (۵۵) سے ثابت ہو رہا ہے کہ اگر کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو اس کی وہ رکعت ہو جائے گی ، کیونکہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رکوع میں پایا تو رکعت پانے کے لیے جلدی سے رکوع میں چلے گئے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکرۃ رضؓ کو دُعا دی اور فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی ، اسے لوٹاؤ ، امام کو رکوع میں پالینے سے رکعت کا ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی پر سورۃ فاتحہ فرض نہیں ، اگر فرض ہوتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکرۃ رضؓ کو ضرور نماز لوٹانے کا حکم دیتے کیونکہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں چلے گئے تھے ، لیکن کسی حدیث سے بھی آپ کا انہیں نماز لوٹانے کا حکم دینا ثابت نہیں ۔

۶۔ حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ کی احادیث (۵۶-۵۷) سے ثابت ہو رہا ہے کہ سورہ فاتحہ بھی قرأت میں شامل ہے کیونکہ دونوں ہی یہ فرما رہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قرأت کی ابتدار سورۃ فاتحہ سے کیا کرتے تھے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ قرأت میں شامل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] یہ بات محدث محمد حسنؒ فیض پوری نے ذکر کی ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں الدلیل المبین علی ترک القراءۃ للمقتدین ص ۲۹۰ ۔

نے جو مقتدی کو قرأت سے منع کیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ نہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور نہ ہی کوئی دوسری سورۃ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث (۵-اور ۸) سے یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے کیونکہ اُن میں واذا قرأ فانصتوا کے بعد واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین کے الفاظ بھی آئے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا بھی قرأت میں شامل ہے اور وہ صرف امام کا وظیفہ ہے مقتدی کا نہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو ظاہر ہے کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین سورۃ فاتحہ ہی کا حصّہ ہے اور آپ نے اسے امام کے پڑھنے کے ساتھ خاص کیا ہے ۔ لہٰذا غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ ان احادیث میں قرأت سے روکا گیا ہے سورۃ فاتحہ سے نہیں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ بھی قرأت میں شامل ہے اور سورۃ فاتحہ کی ممانعت اَوّلاً وبالذات ہے اور دوسری سورتوں کی ممانعت ثانیاً اور بالتبع ۔

۷۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا ——— اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے ۔

چنانچہ اس حدیث کے راوی حضرت سفیان بن عیینہؒ ، اور ان کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبلؒ دونوں حضرات صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ "یہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ہے" جیسا کہ ابوداود اور ترمذی میں موجود ہے اگر ان دونوں جلیل القدر ہستیوں کے بیان سے یہ صرف نظر کر لیا جائے تب بھی خود اس حدیث میں ایسے شواہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ منفرد کے لیے ہے ۔

اول یہ کہ اس حدیث میں فصاعدًا کا لفظ موجود ہے جس کا مطلب ہے کچھ مزید، اس لفظ کے ہوتے ہوئے حدیث کا ترجمہ ہوگا کہ اس شخص کی نماز جائز نہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ مزید قرأت نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ مزید قرارت منفرد ہی کرتا ہے مقتدی نہیں۔

دوم[1] یہ کہ اس حدیث کے ترجمہ پر غور کیا جائے۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ "اس شخص کی نماز نہیں جو سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرارت نہ کرے"۔ یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ نہ پڑھے، اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ منفرد کے لیے ہے مقتدی کے لیے نہیں کیونکہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ پڑھنا منفرد کا کام ہے مقتدی کا نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرفوع حقیقی اور مرفوع حکمی (موقوف) حدیث (۳۴۵) سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کی مذکورہ بالا حدیث منفرد اور امام کے لیے ہے مقتدی کے لیے نہیں کیونکہ حضرت جابر رضؓ کی حدیث میں صاف موجود ہے کہ جس کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرارت نہ کی اس کی نماز نہیں ہوئی سوائے اس شخص (مقتدی) کے جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو۔

۸۔ خلفاء راشدین بھی امام کے پیچھے نہ تو خود قرارت کرتے تھے اور نہ ہی لوگوں کو کرنے دیتے تھے بلکہ امام کے پیچھے قرارت کرنے سے منع فرماتے تھے جیسا کہ مصنف عبدالرزاق کی زید بن اسلمؒ کی روایت سے واضح ہے۔

---

[1] حدیث کا یہ مفہوم جو ذکر کیا گیا ہے اس کی طرف امام بن قیمؒ نے اشارہ کیا ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "بدائع الفوائد" ج ۲ ص ۷۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقتدی کو امام کی قرارت ہی کافی ہے اور فرماتے تھے کہ جو مقتدی امام کے پیچھے قرارت کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر بھر دیئے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرارت کرتا ہے وہ فطرت کے خلاف کام کرتا ہے، ایسا شخص فطرت پر نہیں ہے۔

۹۔ خلفاء راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی امام کے پیچھے قرارت کرنے کے مخالف تھے، چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ فرماتے ہیں جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرارت کرنے والے کے منہ میں انگارے بھر دیئے جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ میرا بس چلے تو میں امام کے پیچھے قرارت کرنے والے کی زبان ہی کھینچ لوں حضرت زید بن ثابت رضؓ تو فتویٰ دیا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے قرارت کرنے والے کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

۱۰۔ یہی حال تابعین و تبع تابعین کا تھا۔ یہ حضرات بھی امام کے پیچھے قرارت کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں تو امام کے پیچھے قرارت کے سرے سے ہی مسنون ہونے کا بھی علم نہیں چہ جائیکہ فرض و واجب سمجھنا۔ اسی لیے حضرت اسود بن یزید رحؒ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرارت کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں منہ میں انگارے لے لوں، حضرت علقمہ بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرارت کرنے والے کے منہ میں مٹی بھر دی جائے وغیرہ۔

ائمہ مجتہدین حضرت امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد

بن حنبلؒ میں سے کوئی امام بھی جہری نماز میں امام کے پیچھے قرارت کرنے کو صحیح نہیں سمجھتا، فرض و واجب سمجھنا تو بہت دُور کی بات ہے نیز ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام بھی اسکا قائل نہیں کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۔ امام ابن تیمیہؒ کے قول کے مطابق جمہور سلف و خلف امام کے پیچھے قرارت کرنے سے منع کرتے ہیں اور ان کی دلیل کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ ہے اور امام کے پیچھے قرارت کو فرض و واجب قرار دینے والوں کی دلیل کمزور ہے۔

لیکن قرآن و حدیث، آثارِ صحابہ و تابعین اور اقوالِ ائمہ مجتہدین کے خلاف غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ مقتدی پر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے چاہے امام اونچی آواز سے قرارت کر رہا ہو یا آہستہ آواز سے اور جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ناقص ہے، کالعدم ہے بیکار ہے باطل ہے۔

چنانچہ میاں نذیر حسین صاحب کے برادر زادے اور شاگرد مولوی عبدالحفیظ صاحب لکھتے ہیں :۔

" فاتحہ خلف الامام پڑھنا فرض ہے بغیر فاتحہ پڑھے ہوئے نماز نہیں ہوتی"۔ (فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۳۹۸)

نوٹ :۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب کے اس فتوے پر میاں نذیر حسین صاحب اور ان کے دوسرے شاگردوں کے بھی دستخط ثبت ہیں۔

نواب نورالحسن خان صاحب لکھتے ہیں :۔

" بعدہ سورۃ فاتحہ بخواند اگرچہ در پس امام باشد زیرا کہ بے فاتحہ نہ نماز صحیح ست و نہ ادراکِ رکعت معتدبہ"۔ (عرف الجادی ص ۲۶)

اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اگرچہ امام کے پیچھے ہو کیونکہ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح ہے اور نہ رکعت کا پانا معتبر ہے۔

نواب وحیدالزماں لکھتے ہیں۔

" ومن فرائضها قراءة الفاتحة لقادر عليها في كل ركعة من الثنائية والرباعية في الفرائض والنوافل للامام والماموم والمنفرد والمسبوق " (نزل الابرار ج ۱ ص ۷۵)

نماز کے فرائض میں سے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہے اس شخص کے لیے جو اس کے پڑھنے پر قادر ہو دو رکعت والی اور چار رکعت والی نمازوں کی ہر رکعت میں خواہ فرض نماز ہو یا نفل، امام مقتدی منفرد اور مسبوق ہر ایک کے لیے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں :۔

" میں سورۃ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری جانتا ہوں از روئے قرآن و حدیث میری تحقیق ہے کہ فاتحہ کے بغیر منفرد ہو یا مقتدی کسی کی نماز نہیں ہوتی"۔ (فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۵۵)

کراچی سے ایک رسالہ " فصل الخطاب فی قراءت فاتحۃ الکتاب " شائع ہوا ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ

" جو شخص امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے کالعدم ہے بیکار ہے باطل ہے"۔

(فصل الخطاب ص ۱ بحوالہ احسن الکلام ج ۱ ص ۵۷)

ملاحظہ فرمائیے :۔ قرآن و حدیث آثار صحابہ و تابعین وغیرہ سے تو ثابت ہو رہا ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قرارت کرنی ہی نہیں چاہیئے خاموش رہ کر امام کی قرارت کی طرف کان لگانے چاہئیں لیکن غیر مقلدین کا کہنا ہے

کہ مقتدی پر سورۂ فاتحہ کی قرأت فرض و واجب ہے اگر وہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نماز جو آپ نے بغیر سورۂ فاتحہ کی قرأت کے پڑھائی تھی وہ بھی نہ ہو، نیز خلفاء راشدین ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور ان کے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں متبعین جن میں حضرت علی ہجویری، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ باقی باللہ، مجدد الف ثانی، حضرت طاہر بندگی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہم اللہ جیسے سینکڑوں اولیاء کرام ہیں ان سب کی نماز بھی نہ ہو کیونکہ یہ حضرات بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ تو خود پڑھتے تھے اور نہ ہی پڑھنے کو صحیح سمجھتے تھے ۔

قارئین کرام غور فرمائیے کہ غیر مقلدین اپنے اس نظریہ سے کس کس کی نماز باطل قرار دے رہے ہیں اور بقول غیر مقلدین جب ان کی نماز ہی نہ ہوئی تو یہ تارکِ نماز ہوئے اور تارکِ نماز غیر مقلدین کے نزدیک چونکہ مسلمان نہیں، اس لیے یہ سب حضرات بھی مسلمان نہ ہوں گے العیاذ باللہ۔ غیر مقلدین کی یہ اتنی بڑی جرأت و جسارت ہے جو غیر مقلدین کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا ۔ قارئین آپ نے غیر مقلدین کے فتوے ملاحظہ فرمائے ۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے فتوے پر بھی ایک نظر ڈالتے چلئے ۔ دیکھئے امام احمد بن حنبلؒ کیا فرماتے ہیں ۔

"اہلِ اسلام میں سے کسی کو بھی ہم نے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس شخص نے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جس نے قرأت کی ہو اور اس کے مقتدی نے قرأت نہ کی ہو تو اس مقتدی کی نماز نہیں

ہوئی ، یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین ہیں اور یہ امام مالکؒ ہیں اہلِ حجاز میں ، اور یہ سفیان ثوریؒ ہیں اہلِ عراق میں اور یہ امام اوزاعیؒ ہیں اہلِ شام میں اور یہ لیثؒ ہیں اہلِ مصر میں ، ان میں سے کسی نے بھی نہیں کہا کہ جس نے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی کہ جس نے قرأت کی تھی اور خود اس مقتدی نے نہیں کی تو اس مقتدی کی نماز باطل ہے"۔

(مغنی ابن قدامہ ج ۱ ص ۵۶۶)

قارئین محترم اب آپ خود فیصلہ فرمائیے کہ غیر مقلدین کا مقتدیوں پر سورۂ فاتحہ کی قرأت کو فرض قرار دینا اور نہ پڑھنے والے کی نماز کو باطل قرار دینا اور بلا جھجک یہ فتویٰ صادر کر دینا کہ امام کے پیچھے جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی ، یہ قرآن و حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت ؟